

## 13998- پردہ کے متعلق احادیث اور آیات

سوال

آپ سے میری گزارش ہے کہ مسلمان عورتوں کے پردہ کے متعلق آیات اور احادیث پیش کریں، جس میں پردہ کی اہمیت واضح کی گئی ہو۔

پسندیدہ جواب

پردہ کے متعلق آیات کریمہ :

1- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سر کے، یا اپنے پیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے پیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تاکہ تم نجات پا جاؤ﴾۔ النور (31).

2- اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ کچھ اس طرح ہے :

﴿بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش ہی) نہ رہی ہو وہ اگر اپنی چادر اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں، تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت بہتر اور افضل ہے، اور اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا ہے﴾۔ النور (60).

آیت میں "التواعد" سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی عمر زیادہ ہو چکی ہو، اور انہیں حیض آنا اور حمل ہونا بند ہو چکا ہو، اور بچہ کی پیدائش سے ناامید ہو چکی ہوں، اس آیت سے وجہ استدلال کے متعلق حصہ بنت سیرین کی کلام آگے بیان ہوگی۔

3- اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں سے، اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکایا کریں اس سے بہت جلد انکی پہچان و شناخت ہو جایا کرے گی، پھر وہ ستائی نہ جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے﴾۔ الاحزاب (59).

4- اور اللہ جل جلالہ کا فرمان یہ بھی ہے :

﴿اے ایمان والو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں کھانے کے لیے نہ جایا کرو، ایسے وقت میں کہ بچنے کا انتظار کرتے رہو، بلکہ جب تمہیں بلایا جائے تو جاؤ، اور جب کھا کر فارغ ہو چکو تو نفل کھڑے ہو، اور وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو، نبی کو تمہاری اس بات سے تکلیف ہوتی ہے، تو وہ لحاظ کر جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ (بیان) حق میں کسی کا

محافظ نہیں کرتا، جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو، تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے، نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف دو، اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو، (یاد رکھو) اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (الاحزاب) 53.

پردہ کے متعلق کچھ احادیث :

1- صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا کرتی تھیں :

"جب یہ آیت نازل ہوئی :

۔ (اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں)۔

تو ان عورتوں نے اپنی نیچے باندھنے والی چادروں کو کناروں سے دو حصوں میں پھاڑ لیا اور اس سے اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانپ لیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1448).

اور سنن ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں :

"اللہ تعالیٰ پہلی مہاجر عورتوں پر رحم کرے جب یہ آیت :

۔ (اور چاہیے کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں)۔

نازل ہوئی تو انہوں نے اپنی چادروں کو دو حصوں میں پھاڑ کر اپنے اوپر اوڑھ لیا"

یعنی اپنے چہرے ڈھانپ لیے۔

شیخ محمد امین شنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اور یہ حدیث ان صحابیات کے متعلق صریح ہے جن کا اس میں ذکر ہوا ہے کہ انہوں نے اس آیت :

۔ (اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں)۔

کا یہ معنی سمجھی تھیں کہ اس کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے چہرے ڈھانپ کر رکھیں، اور انہوں نے اپنی تہ بند کو دو حصوں میں پھاڑ کر اپنے اوپر اوڑھ لیا، یعنی انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس

فرمان :

۔ (اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے اوپر اوڑھ کر رکھیں)۔

پر عمل کرتے ہوئے اپنے چہرے ڈھانپ لیے، اور یہ چہرہ ڈھانپنے کا مقصد ہی ہے، تو اس سے ایک منصف شخص یہ معلوم کر لیتا ہے کہ عورت کا مردوں سے پردہ کرنا اور چہرہ ڈھانپنا صحیح احادیث جو کہ قرآن مجید کی تفسیر کرتی ہے سے ثابت ہے۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس حکم کو تسلیم کرنے میں جلدی کرنے کے بارہ میں ان عورتوں کی تعریف کی ہے، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ کے بغیر اس آیت سے چہرہ کے پردہ کا مفہوم نہیں لیا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود تھے، اور دین کے متعلق انہیں جو بھی اشکال ہوتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتی تھیں۔

اللہ جلا و علا کا فرمان ہے :

**۔(یہ ذکر کتاب) ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، تاکہ لوگوں کو جانب جو نازل کیا گیا ہے اسے آپ کھول کھول کر بیان کریں۔**

تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اس کی تفسیر اپنی جانب سے کر لیں۔

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ "فتح الباری" میں لکھتے ہیں :

"اور ابن ابی حاتم میں عبد اللہ بن عثمان بن نعیم عن صفیہ کے طریق سے روایت موجود ہے جو اس کی وضاحت کرتی ہے، اور اس کے الفاظ یہ ہیں :

"عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس قریش کی عورتوں اور ان کے فضائل کا ذکر کیا گیا تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں :

"بلاشبہ قریش کی عورتوں کا بہت مقام و مرتبہ ہے، لیکن اللہ کی قسم میں نے انہیں انصاری عورتوں سے افضل نہیں دیکھا : وہ اللہ کی کتاب کی بہت زیادہ تصدیق کرنے والی تھیں، اور اللہ کی طرف سے نازل کردہ پر بہت زیادہ ایمان رکھنے والی تھیں، سورۃ النور نازل ہوئی اور اس میں یہ آیت تھی :

**۔(اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں)۔**

تو انصاری مرد انصاری عورتوں کے پاس آئے تو نازل شدہ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے، چنانچہ انصاری عورتوں میں سے کوئی بھی عورت نہ بچی الا یہ کہ اس نے اپنی چادر کو اپنے اوپر اس طرح لپیٹ کر نماز ادا کرنے لگیں گویا کہ ان کے سروں پر کوسے ہیں"

جیسا کہ اس کی وضاحت بخاری روایت میں بھی ہوئی جو ابھی اوپر بیان کی گئی ہے، تو آپ دیکھتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ عالمہ فاضلہ اور متقی اور فہم و فراست کی مالک تھیں نے ان انصاری عورتوں کی عظیم مدح اور تعریف کی ہے، اور یہ صراحت کی کہ یہ انہوں نے انصاری عورتوں کے علاوہ کسی اور کو اللہ کی کتاب کی زیادہ شدید تصدیق، اور اس میں نازل کردہ پر زیادہ ایمان رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، جو کہ اس کی دلیل ہے کہ انہوں نے اس آیت :

**۔(اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈال کر رکھیں)۔**

سے چہرہ کا پردہ کرنا لازمی سمجھا، جو کہ انکی جانب سے کتاب اللہ کی تصدیق اور اس میں نازل کردہ پر ایمان ہے، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، اور یہ اس کی صراحت ہے کہ عورتوں کا اجنبی اور غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا اور اپنے چہروں کو چھپانا کتاب اللہ کی تصدیق اور نازل کردہ پر ایمان ہے، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے، بلکہ تعجب ہے کہ علم کی طرف منسوب کچھ لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ کتاب و سنت میں عورت کے چہرہ کے پردہ کی کوئی دلیل نہیں، حالانکہ صحابیات نے تو اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے، اور اس میں نازل کردہ حکم پر ایمان لاتے ہوئے چہرے کا پردہ کیا۔

اور یہ چیز صحیح حدیث میں ثابت ہے، جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث اوپر بیان ہو چکی ہے، اور یہ چہرہ کے پردہ کی سب سے بڑی اور صریح دلیل ہے، کہ مسلمان عورتیں چہرے کا پردہ ضرور کریں "

دیکھیں: اضواء البیان (595-594/6).

2- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"ہم رات کے وقت فحنائے حاجت کے لیے مناصح (لقیح کی جانب معروف جگہ ہے) کی جانب جاتی تھیں، تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ آپ اپنی بیویوں کو پردہ کرائیں، لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرواتے، ایک رات عشاء کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ طویل اور لمبی عورت تھیں باہر نکلیں، تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں آواز تھیں، سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا ہے، یہ آواز اس لیے دی کہ وہ حرص رکھتے تھے کہ پردہ نازل ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ نے حجاب یعنی پردہ والی آیت نازل کر دی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (146) صحیح مسلم حدیث نمبر (2170).

3- ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

میں لوگوں میں سے پردہ کے متعلق زیادہ جانتا ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے اس کے متعلق دریافت کرتے رہتے تھے :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی، اور آپ کی یہ شادی مدینہ میں ہوئی، تو آپ نے لوگوں کو دن چڑھے کھانے پر بلایا، جب لوگ چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ کچھ اور آدمی بھی بیٹھ گئے، حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چلے تو میں بھی ان کے ساتھ ہو گیا حتیٰ کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کے دروازے پر پہنچے پھر آپ نے خیال کیا کہ لوگ چلے گئے ہیں، تو میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا، لیکن آدمی ابھی تک بیٹھے ہوئے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر واپس ہو لیے تو میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس چلا گیا، حتیٰ کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کے دروازے کے پاس پہنچے تو واپس پلٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہی واپس آ گیا، تو لوگ اٹھ چکے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا، اور حجاب والی آیت نازل ہوئی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5149) صحیح مسلم حدیث نمبر (1428).

4- عروہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرتے تو آپ کے ساتھ مومن عورتیں بھی اپنی چادریں پلیٹ کر نماز میں شامل ہوتیں، اور پھر وہ اپنے گھروں کو واپس ہوتی تو انہیں کوئی بھی نہیں پہچانتا تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (365) صحیح مسلم حدیث نمبر (645)

5- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"ہمارے پاس سے قافلہ سوار گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتیں، تو جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم میں سے عورتیں اپنی چادر اپنے سر سے اپنے چہرہ پر لٹکا دیتی، اور جب وہ ہم سے آگے نکل جاتے تو ہم چہرہ ننگا کر دیتیں"

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (1833) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2935) ابن خزیمہ نے (203/4) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "جلباب المرأة المسلمة" میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

6- اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتی ہیں کہ :

"ہم مردوں سے اپنے چہرے ڈھانپنا کرتی تھیں، اور اس سے قبل ہم احرام میں کنگھی کیا کرتی تھیں"

ابن خزیمہ (203/4) مستدرک الحاکم (624/1) حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "جلباب المرأة المسلمة" میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

7- عاصم الاحول رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہم حفصہ بنت سیرین کے پاس جاتے تو وہ اپنی چادر اس طرح کر لیتی اور اسکا نقاب کر لیتی، تو ہم انہیں کہتے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور وہ بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید اور خواہش نہ ہو اگر وہ اپنے کپڑے رکھ دیں تو ان پر کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنکھار ظاہر کرنے والی نہ ہوں﴾۔

عاصم کہتے ہیں: تو حفصہ بنت سیرین ہمیں کہتیں: اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

تو ہم کہتے:

﴿تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو یہ ان کے لیے افضل اور بہتر ہے﴾۔

تو حفصہ کہتی یہ پردے کا ثبوت ہے"

سنن بیہقی (93/7).

مزید معلومات اور تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (6991) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔